

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 18 دسمبر 2015ء بمطابق 06

ربیع الاول 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَذْرَكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ
الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَذْرَكَ مَا هِيَ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ۔

(ترجمہ): کھڑکھڑانے والی۔ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟۔ اور تم کیا جانوں کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟۔ (وہ
قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے۔ اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی
ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ اور
جس کے وزن ہلکے نکلیں گے۔ اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟۔ (وہ) دہکتی ہوئی
آگ ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: کونسیجین نمبر 2543، بخت بیدار صاحب، Lapsed۔ کونسیجین نمبر 2556، اعظم خان درانی، Lapsed۔ کونسیجین نمبر 2576، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2576 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت کے مختلف اضلاع میں سولر سسٹم ٹیوب ویل کیلئے استعمال کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ میں کل کتنے سولر سسٹمز ٹیوب ویل کیلئے دیئے گئے ہیں، گزشتہ دو سالوں کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، محکمہ زرعی انجینئرنگ صوبے کے مختلف اضلاع میں ٹیوب ویل پر سولر سسٹم نصب کر رہا ہے۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں مالی سال 2013-14 میں پی سی ون کے صفحہ 32 کے مطابق کوئی سولر سسٹم موجودہ ٹیوب ویلوں پر نصب نہیں کیا گیا جبکہ مالی سال 2014-15 میں پی سی ون کے صفحہ نمبر 32 کے مطابق ضلع کوہاٹ کو کل تین سولر سسٹمز فراہم کئے گئے ہیں (ضلع وائز سولر سسٹم کی تقسیم کی وضاحت پی سی ون کے صفحہ نمبر 32 پر کی گئی ہے جس کی کاپی ساتھ منسلک ہے) فراہم کردہ تین سولر سسٹمز میں سے دو سولر سسٹمز خواہشمند زمینداروں کیلئے موجودہ ٹیوب ویلوں پر نصب کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ افتخار حسین ولد نسیم گل، سکنہ بانڈہ نسیم آباد چیمبئی، تحصیل و ضلع کوہاٹ (حلقہ پی کے 39)۔

2۔ عبدالرشید ولد محمد فاروق، گاؤں سرگل تحصیل و ضلع کوہاٹ (حلقہ پی کے 39)۔

Distribution of Solar Pumps in Khyber Pakhtunkhwa during Project period

District	2013-14		2014-15		2015-16		Total		Grand
	Shallow	Deep	Shallow	Deep	Shallow	Deep	Shallow	Deep	
Peshawar	1	0	4	1	0	5	5	7	12
Charsadda	3	0	3	0	0	4	6	4	10
Nowshera	3	0	3	1	0	6	7	7	14
Mardan	3	0	3	0	0	6	6	6	12
Swabi	2	0	3	1	0	3	5	4	9
Kohat	0	0	3	0	0	5	3	5	8
Karak	0	0	1	1	0	5	1	4	5
Hangu	0	0	2	0	0	2	2	2	4
Bannu	0	0	3	0	0	4	3	4	7
Lakki	0	0	1	1	0	5	1	6	7
D.I.Khan	6	0	3	1	0	6	8	5	13
Tank	0	0	0	0	0	4	0	3	3
Mansehra	1	0	1	0	0	2	2	2	4
Tor Ghar	0	0	0	0	0	1	0	1	1

Abbottabad	0	0	1	0	0	1	1	1	2
Haripur	1	0	2	1	0	4	3	5	8
Kohistan	0	0	1	0	0	1	1	1	2
Malakand	0	0	3	1	0	5	3	6	9
Lower Dir	2	0	1	0	0	4	3	4	7
Upper Dir	0	0	1	0	0	1	1	1	2
Chitral	0	0	0	0	0	1	0	1	1
Swat	2	0	3	1	0	4	5	5	10
Buner	1	0	2	1	0	4	3	5	8
Shangla	0	0	0	0	0	1	0	1	1
Battagram	0	0	0	0	0	1	0	1	1
Total	25	0	44	10	0	85	69	91	160

Note:

The distribution of Solar pumping system amongst the district can be charged in accordance with demand of the farmers in respective district, on approval of the Director Agricultural Engineering Khyber Pakhtunkhwa Tarnab, Peshawar.

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے جو یہاں پر کوسچن کیا ہے، سولر سسٹم کے حوالے سے، یہ حکومت کا ایک اچھا بیج ہے جو انہوں نے شروع کیا ہے لیکن اس میں یہ ہے جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جو سولر سسٹم کی جو رقم رکھی ہے تو اس میں 50% رکھی گئی ہے عوام کیلئے، تو 50%، اس دن جو بریفنگ میں بتایا تھا کہ ایک سولر سسٹم کی قیمت تقریباً نو لاکھ اماؤنٹ بنتی ہے تو ایک زمیندار یا کسان اگر اس کا 50% کرتا ہے تو وہ تو چار یا ساڑھے چار لاکھ روپے ہیں تو وہ کیسے وہ کریگا؟ اس کیلئے حکومت کو یہ تجویز ہے کہ وہ اس کو 20% کم از کم کر دیں تاکہ اس کو زمیندار یا کسان آسانی سے ڈسٹری بیوٹ کر سکیں۔

جناب سپیکر: میڈم! بلکہ میں اس پر خود آپ کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے ابھی سیکرٹری ایگریکلچر کو بلایا تھا اور یہی سکیم میں نے اس کے ساتھ ڈسکس کی۔ میں نے کہا کہ یہ بہت اچھی سکیم ہے لیکن اس کی جو اماؤنٹ ہے، تو اس نے مجھے ریکویسٹ کی کہ میں اس کو ایک لیٹر بھیجو گا اور میں اس کو لیٹر بھیج کر، سی ایم کو بھی ریکویسٹ کرونگا کہ وہ مطلب ہے کہ 20% پر ہو جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ فارمرز کو اس کی سہولت ملے۔ عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): تھینک یو، سر۔ سر، اس میں اگر منسٹر صاحب خود اس کی Reply کر دیں، اگر یہ ٹائم اس میں دے دیں، Next اس میں، ان کو Reply کر دینگے یا اگر یہ

سیکرٹری صاحب آئے ہیں، اس کے بعد اگر یہ بیٹھنا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، ان کی تسلی کرا لیتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: وہ ٹھیک ہے، وہ ہو جائے گا لیکن میں نے، جی بیٹھی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب، وہ تو معلومات دی، دا کوم چپی Distribution of Solar Pumps in Khyber Pakhtunkhwa دا کہ مونبر، تہ لبر منسٹر صاحب یا دا ایڈوائزر صاحب پوہہ کری چپی دا پہ کوم ترتیب باندی دوئی کری دی؟ دیکبھی تانک کبھی تین لیکلی دی، Deep او Shallow مونبر لبر پہ دی دغہ باندی لبر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب! تا ڀیره بنہ خبرہ او کرلہ، چونکہ پہ دیکبھی ما انفارمیشن اخستی دی نو دیکبھی ٹیکنیکل پرابلم دا دے چپی کوم میڈم Identify کرو، ٹیکنیکل پرابلم دا دے چپی د دی ریت سیوا دے، چار سا رہی چار لا کھ یو زمیندار باندی راجی د 50% مطابق، نو دا ہغہ د پارہ Affordable نہ دے نو ہغی باندی سی ایم صاحب تہ ما Verbally ہم ریکویسٹ کرے دے او زہ نن چپی دے ما سیکرٹری صاحب ہم راغبنتے وو، ما Already ہغہ تہ ریکویسٹ کرے دے، ما خکے ستا سو پہ نالچ کبھی راوستہ، او زہ د خپل سیکرٹری نہ یو لیتہم ورتہ لیرومہ، دا ریکویسٹ ورتہ کوم چپی دا سکیم د Review کری او دیکبھی کم از کم، زیات نہ زیات ریلیف ملاؤ شی دغہ تہ، تھیک شو جی۔ Next جی، ډاکٹر حیدر۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد بدعنوانی اسٹیبلشمنٹ و صوبائی معائنہ ٹیم): جناب سپیکر صاحب، د فشریز ہم زیات اماؤنت دے، مہربانی د او کری شی، ہغہ د ہم ورسرہ 20% کری نو زما پہ خیال، فشریز کبھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ چونکہ بیا تا سو ہغہ سرہ خبرہ او کری، ما تہ د دی علم نشتہ۔ Next، 2577، میڈم آمنہ سردار۔

* 2577 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ریسکیو 1122 مردان، ڈی آئی خان، سوات اور ایبٹ آباد آفس کیلئے گاڑیوں اور دیگر اشیاء کی خریداری کی گئی ہے؛

(ب) مذکورہ اسٹیشنوں کیلئے گاڑیوں، جنریٹر، فوٹو کاپی مشین، وائر لیس سیٹ، ائر کنڈیشن، یونیفارم، لیپ ٹاپ کمپیوٹر، یو پی ایس اور دیگر اشیاء کی خریداری کیلئے فرموں نے درخواستیں دی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ اشیاء کی خریداری کیلئے کتنی فرموں نے درخواستیں دی ہیں، Venders کی جانب سے رہ گئی تمام درخواستوں اور کاغذات کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(ii) ریسکیو کے دفاتر کیلئے اشیاء کی خریداری کیلئے اخبار میں دیئے گئے اشتہار کی کاپی بمعہ تاریخ فراہم کی جائے؛

(iii) ٹینڈر کھولنے کے بعد Vender کو کتنے دنوں میں سپلائی کا پابند بنایا گیا اور انہوں نے کتنے دنوں میں سپلائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ نرگھس (پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد، بحالی و آباد کاری): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 45 فرموں نے درخواستیں دی تھیں، تفصیلات درج ذیل ہیں:

S. No	Name of firm
01	M/S Quick Tech Pvt Ltd
02	M/S Quick Business Solutions
03	M/S Express Technologies & Enterprises
04	M/S Umer Computer Traders
05	M/S Megaplus Pakistan
06	M/S Ahmad Medix
07	M/S The Sadidian
08	M/S Bangash Enterprises and General Orders
09	M/S Secure System Pvt Ltd
10	M/S Inter Network Development Services
11	M/S Zubair Brother Pvt Ltd
12	M/S Meraj Ltd Karachi
13	M/S Engineering Solution International

14	M/S Shaheen Usma & co.
15	M/S H. cube Industries Pvt Ltd
16	M/S EVO Traders
17	M/S Sipka Manufacturing Pvt Ltd
18	M/S Micro Electronic International Pvt Ltd
19	M/S AYS Electronics
20	M/S Tech Ways Solution
21	M/S Gulf Marketing Internationals
22	M/S Solutioners consulting services
23	M/S Innovative Business Solutions
24	M/S Allied engineering Service
25	M/S Sherazi Trading
26	M/S Umar Surgical
27	M/S SIPKA Manufacturing Pvt Ltd
28	M/S Micro Electronic International Pvt Ltd
29	M/S Tech Ways Solution
30	M/S Imran & Brothers
31	M/S Chiragh Din & Sons
32	M/S M Hashim Khan & co
33	F&U Enterprises
34	Shah Nawaz Pvt Ltd
35	Afzal Motors
36	Toyta Frontier Motors Company Ltd
37	Razmak Industries Pvt Ltd
38	Gandhar Nissan Pvt Ltd
39	Hino Pak Motors
40	Colibrative Heavy Industries Pvt Ltd
41	Haseen Habib Corporation
42	Gandhara DF Pvt Ltd
43	East West Infiniti Pvt Ltd
44	Hospitek Lahore
45	Radiant Medical Pvt Ltd.

(ii) اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات کی کاپی منسلک ہے۔

(iii) ٹینڈر ایوارڈ کرنے کے بعد کام کی نوعیت کے مطابق فرموں کو سپلائی کا پابند بنایا جاتا ہے جن کی اوسط

معیار دو سے چھ مہینے تک ہوتی ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: شکر یہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو میرا سوال ہے، اس سے میں اتنی زیادہ مطمئن نہیں ہوں اور میرا خیال ہے Concerned Minister Sahib بھی موجود نہیں ہیں۔ اگر یہ تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کر لیں اس کو؟

محترمہ آمنہ سردار: جی پینڈنگ کر دیں کیونکہ ابھی مجھے جواب کون دے گا؟ میں اس سے کوئی خاص مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر بیٹھا ہے، لاء منسٹر ان کو Respond کرے گا، لاء منسٹر بیٹھا ہے، کونسین نمبر 2577، امتیاز شاہد صاحب۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! اس میں بے ضابطگیاں بہت ہوئی ہیں اسلئے میں، جو مجھے دیا گیا ہے، کم از کم میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں چاہوں گی کہ جب Concerned Minister آئیں تو پھر میں اس سے بات کروں گی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اوکے، پینڈنگ کرتے ہیں اس کو، پینڈنگ۔ کونسین نمبر 2578، میڈم آمنہ سردار۔

* 2578 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں سرکاری گیسٹ ہاؤسز، ڈاک ہنگلے اور سرکٹ ہاؤسز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ایبٹ آباد میں موجود سرکاری گیسٹ ہاؤسز، ڈاک ہنگلوں اور سرکٹ ہاؤسز کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز انکی مرمت کا بھی نظام موجود ہے، اگر ہے تو طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع ایبٹ آباد میں مختلف محکموں کے پاس سرکاری ریسٹ ہاؤسز، ڈاک ہنگلے اور سرکٹ ہاؤسز موجود ہیں جن کا محکمہ انتظامیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، تاہم محکمہ انتظامیہ کے پاس خیبر پختونخوا ہاؤس ایبٹ آباد موجود ہے جس میں ٹوٹل 12 کمرے ہیں جو محکمہ انتظامیہ ممبران صوبائی اسمبلی اور صوبائی وزراء کو تین دن

تک بلا معاوضہ قیام کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ اسکے علاوہ دیگر اعلیٰ افسران کو قیام کیلئے پر مٹ جاری کیا جاتا ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن تک ہوتی ہے۔ اس کی یومیہ کے حساب سے ادائیگی کرتے ہیں اور جہاں تک مرمت کا تعلق ہے تو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اسکی مرمت کا کام سرانجام دیتا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: یہ سر، اس میں جو دیا گیا ہے، اس کے علاوہ بھی سر! اس میں ایک تو بات کی گئی ہے خیبر پختونخوا ہاؤس ایبٹ آباد کی، صرف یہ ایک ہی ریسیٹ ہاؤس نہیں ہے، اس کے علاوہ بھی کچھ ہے، جو ہے سرکاری، جن کو ڈاک بنگلہ ٹائپ کہا جاتا ہے، ان کی بھی تفصیل نہیں دی گئی ہے یہاں پر، اور ان کے جو حالات ہیں یا ان کی کافی خستہ حالی ہے، تو یہ بھی اتنا ڈیٹیل جواب نہیں دیا گیا جی، میں بھی اس جواب سے متفق نہیں ہوں، مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، اس میں یہ ہے کہ یہ جو، لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، میرے خیال میں بڑا سیمپل اور Straightforward Question ہے اور اس کا Answer دیا گیا ہے۔ محترمہ نے فرمایا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں سرکاری گیسٹ ہاؤسز، ڈاک بنگلے اور سرکٹ ہاؤسز موجود ہیں؟ جواب میں یہی آیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے کہا، جی ہاں، بالکل موجود ہیں۔ آگے پھر Next question ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ایبٹ آباد میں موجود سرکاری گیسٹ ہاؤسز ڈاک بنگلوں اور سرکٹ ہاؤسز کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان کی مرمت کا بھی جو نظام ہے، اگر طریقہ کار ہے تو تفصیل فراہم کی جائے؟ تو اس کیلئے ضلع ایبٹ آباد میں مختلف محکموں کے پاس سرکاری ریسیٹ ہاؤسز ڈاک بنگلے اور سرکٹ ہاؤسز موجود ہیں جن کا محکمہ انتظامیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، البتہ محکمہ انتظامیہ کے پاس خیبر پختونخوا ہاؤس ایبٹ آباد موجود ہے جس میں ٹوٹل بارہ کمرے ہیں جو محکمہ انتظامیہ ممبران صوبائی اسمبلی اور صوبائی وزراء کو تین دن تک بلا معاوضہ وہ سہولت میسر کرتا ہے، اس کے علاوہ دیگر اعلیٰ افسران کو قیام کیلئے بھی پر مٹ دیا جاتا ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن تک ہوتی ہے، اس کی یومیہ کے حساب سے ادائیگی وہ کرتے ہیں اور جہاں تک مرمت کا تعلق ہے تو اس کی مرمت سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے، تو میرے خیال میں تو بہت تفصیلی جواب دیا گیا ہے، چاہیے تو یہ کہ

جناب سپیکر: انتظامیہ ڈیپارٹمنٹ، جی میڈم!

محترمہ آمنہ سردار: سر، اس میں میرا جو پوچھنے کا مقصد یہ ہے، جیسے ابھی سرکاری گیسٹ ہاؤسز کی باتیں، یہ ڈاک بنگلوں اور سرکٹ ہاؤسز کی بات ہے، تو یہ میں کس سے پوچھوں، پھر مجھے کون بتائے گا کہ اب اس کا کون انچارج ہے؟ تو مطلب یہ اب انتظامیہ جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح ہے کہ ایک ایڈمنسٹریشن کے الگ ہیں، پھر سی اینڈ ڈبلیو کے الگ ہیں، ایریگیشن کے الگ ہیں، تو یہ جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو سپانڈ کیا ہے اور یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا ہے تو اس کے مطابق جو ہے وہ ڈیٹا آپ کے سامنے ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: ٹھیک ہے، کیونکہ سرکٹ ہاؤسز اور جو ڈاک بنگلے وہاں موجود ہیں، کسی بھی محکمے کے تحت کام کر رہے ہیں، بہت ہی بری حالت میں ہیں جبکہ ایبٹ آباد ایسی جگہ ہے جہاں پر لوگ سیاحت کیلئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: امتیاز صاحب! آپ، عنایت خان، جی عنایت، پلیز، سینئر منسٹر لوکل گورنمنٹ، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں تو سر! درمیان میں آیا اور میں یہ سن رہا تھا اور جواب شاید محکمہ ایڈمنسٹریشن نے دیا ہوا ہے لیکن وہاں جو ریسٹ ہاؤسز ہیں، وہ صرف محکمہ ایڈمنسٹریشن کے نہیں ہیں، لوکل گورنمنٹ کے ریسٹ ہاؤسز ہیں، محکمہ ایڈمنسٹریشن کے ہیں، انوارنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ہیں، گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ریسٹ ہاؤسز ہیں، Even پولیس کار ریسٹ ہاؤس ہے اور بہت سے اور محکموں کے ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں، آپ کے علم میں ہو گا کہ جو پی ٹی آئی، جماعت اسلامی اور قومی وطن پارٹی اور ان کی اتحادی حکومت ہے، اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو سرکاری ریسٹ ہاؤسز ہیں، ان کو Maintain رکھا جائیگا، ان کو 'ری پبلسٹیٹ' کیا جائیگا اور ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے تھروان کو 'ہینڈ اوور' کیا جائیگا، اور آن لائن اس کی بکنگ ہو گی، تو اس سٹرٹیجی کے تحت میں میڈم کو بتانا چاہتا ہوں، اس سٹرٹیجی کے تحت وزیر اعلیٰ ہاؤس اور جو سرکٹ ہاؤس ہے، ادھر ایبٹ آباد کے اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، اس طرح نہیں ہے، جو بھی ڈسکشن ہو، توجہ سے سنیں، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گورنر ہاؤس اور اس کے علاوہ باقی تقریباً سارے، ایک دو کی جگہ کے اوپر تھوڑی سی Controversy ہے، وہ سارے وہاں منتقل ہو چکے ہیں اور اس پالیسی کے تحت اب ان کی ری۔ بی۔ سی ٹیشن بھی ہوگی، ان کی آن لائن بکنگ بھی شروع ہوگئی ہے، ان کارپوریشنوں بھی، ریونیو میں بے تحاشہ اضافہ ہو گیا ہے اور اس میں Decision یہ ہو گیا ہے کہ یہ سارے ریسیٹ ہاؤسز جو ہیں، وہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ Takeover کرے گا لیکن ٹورازم ڈیپارٹمنٹ اس کاسٹرفیصلر ریونیو واپس جو Parent department ہے، اسی کو دے گا اور ٹورازم ڈیپارٹمنٹ اس کو انٹرنیشنل سٹینڈرڈ پر Maintain کرے گا اور اس کو کمرشل بیسز پر چلائے گا اور جو لوگ آن لائن بکنگ کریں گے، ان کو وہ ملے گا۔

جناب سپیکر: نہیں میڈم! آپ پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس پالیسی کے تحت یہ سارے ریسیٹ ہاؤسز جو ہیں، وہ سارے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے پاس آجائیں گے، ایبٹ آباد کے For the time being اور فیوچر کیلئے یہ Replicate ہوگی، پورے صوبے کے اندر یہ پالیسی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، 2583، زرین گل صاحب۔

* 2583 _ جناب زرین گل: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اور محکمہ آبپاشی میں کلریکل سٹاف میں ایک آسامی اکاؤنٹس کلرک کی ہوتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اکاؤنٹس کلرک کے علاوہ کلرک کو گریڈ سات سے گیارہ اور سینیئر کلرک کو نو سے چودہ میں اپ گریڈ کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ محکموں میں اکاؤنٹس کلرکس کو گریڈ پندرہ میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان میں پائی جانے والی بے چینی کو ختم کیا جاسکے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) اس سوال کا تعلق محکمہ مواصلات و تعمیرات اور محکمہ آبپاشی سے ہے، لہذا ان سے وضاحت طلب کی جائے۔

(ب) جو نیئر کلرک کو گریڈ گیارہ اور سینئر کلرک کو گریڈ چودہ میں اپ گریڈ کیا جا چکا ہے۔
 (ج) اکاؤنٹس کلرک کا کیس اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں بنائے جانے والی کمیٹی میں جس کا چیئر مین چیف سیکرٹری تھا، زیر غور آیا تھا اور مذکورہ کمیٹی نے اپنی سفارشات مرتب کر کے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو منظوری کیلئے بھیجا تھا لیکن انہوں نے گریڈ ایک سے گریڈ پانچ کے ملازمین کو Two step جبکہ گریڈ چھ سے گریڈ پندرہ تک One step اپ گریڈیشن کی منظوری دی۔
 فی الحال اکاؤنٹس کلرک کو سکیل پندرہ میں اپ گریڈ کرنے کا کوئی کیس زیر غور نہیں۔

جناب زرین گل: دیرہ شکرپہ، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 2583 (الف)، (ب)، (ج)۔ محترم سپیکر صاحب، دیکھنے کی ما تپوس کرے و و چہ تاسو جو نیئر کلرک سینئر کلرک د ایک نہ پانچ پورے او د چھ نہ دغہ پورے Two step او One step اپ گریڈ کر ل، زہ دا تپوس کوم چہ دا اکاؤنٹس کلرکس چہ دی، دا ولے تاسو پروموت نہ کر ل، دوئی خہ زیاتے کرے دے؛ خہ گناہ ئے کرے دہ؟
 جناب سپیکر: لاء منسٹر، فنانس منسٹر، پلیز۔

وزیر خزانہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکرپہ، جناب سپیکر صاحب۔ تاسو خو زما کار اسان کرو خو بھر حال دا سوال راتہ مخے تہ راغلیے دے، زرین گل حاجی صاحب چہ کوم سوال کرے دے او کوم تپوس ئے کرے دے نو هغوی تہ یو جواب خو مخامخ دا ملاؤ دے چہ د دے سوال دوہ حصے دی، اولنہ تپوس چہ دے هغه د محکمہ آبپاشی سرہ دے، دویم ئے چہ د فنانس نہ کوم سوال کرے دے نو د دوئی خبرہ پہ خپل خانی تھیک دہ، هسے خو پہ تیر وخت کنبے د جو نیئر کلرکس او د سینئر کلرکس وغیرہ اپ گریڈیشن شوے دے او یو ڊیر لوئی دغہ هغوی تہ ملاؤ شوے دے، سر کال باندے Two step promotion او شو، د گریڈ ایک نہ د پانچ پورے، دا ستاسو چہ کوم سوال دے نو دا خبرہ گورنمنٹ یوہ کمیٹی جو رہ کرے دہ د چیف سیکرٹری صاحب پہ سربراہی کنبے او هغه دا بقیہ چہ خومرہ پروموشنز دی نو د دے جائزہ اخلی، هوم ورک ئے پرے کرے دے، ستا

سو توجہ پخپل ڄاڻي تههڪ ده او هيچا سره به نا انصافي نه ڪيري، زه هم د اسمبلي په فلور باندي دا دوي ته يقين دهاني ور كوم چي هغه ڪميٽي ته به مونږ توجہ را اوگر خو و چي هغه دا خپل ڪار تيز ڪري او د دې خلقو كه Genuine حق وي چي نوره صوبه ڪبني چا ته ملاؤ شوې وي نو دوي ته د و لې ملاؤ نه شي؟ نو هغه ڪار چي ڪومه ڪميٽي ده نو هغه به سپيڪر صاحب! ان شاء الله هغه ڪار به خپل تيز ڪري او يقين دهاني زه دوي ته ور ڪومه چي ان شاء الله بي انصافي به ورسره نه ڪيري۔

جناب سپيڪر: نيڪسٽ، 2585، جناب صالح محمد صاحب، جناب صالح محمد صاحب۔

* 2585 _ جناب صالح محمد: ڪيا وزير خزانہ ارشاد فرمائين گے کہ:

(الف) آيا به درست هے كه مالي سال محكمه خزانہ، منصوبه بندي اور گورنر هاؤس وغيره كے سٺاف كو ڪبهي دو دو اور ڪبهي تين تين اعزازيے ديے جاتے هين؛

(ب) اگر (الف) كا جواب اثبات ميں هو تو ڪن ڪن محكموں كو گزشتہ دو سالوں كے دوران اضافي تنخواهين دي گئي هين، مڪمل تفصيلات فراهم ڪي جاتين؟

جناب مظفر سيد (وزير خزانہ): (الف) به درست هے كه هر مالي سال محكمه خزانہ، منصوبه بندي اور گورنر هاؤس كے سٺاف كو صرف دو دو اعزازيے ديے جاتے هين نه كه تين تين۔

(ب) محكمه خزانہ، منصوبه بندي، گورنر هاؤس كے علاوہ وزير اعليٰ سيڪريٽريٽ، صوبائي وزراء، صوبائي اسمبلي اور محكمه عملہ و انتظاميه كو مالي سال 2013-14 اور 2014-15 ميں اعزازيے ڪي مديں جو رقم ادا ڪي گئي هے اس ڪي تفصيل درج ذيل هے:

مالي سال 2014-15	مالي سال 2013-14	
14,132,626	26,997,542	محكمه خزانہ
9,833,340	14,729,850	محكمه منصوبه بندي
2,790,040	1,074,950	گورنر سيڪريٽريٽ
1,437,180	1,402,700	گورنر هاؤس
9,006,430	8,524,680	وزير اعليٰ سيڪريٽريٽ

3,228,750	2,725,747	صوبائی وزراء
24,602,000	21,700,000	صوبائی اسمبلی
18,496,040	19,596,651	محکمہ عملہ و انتظامیہ

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میرا کونسین ہے 2585، کہ "(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال محکمہ خزانہ، منصوبہ بندی اور گورنر ہاؤس وغیرہ کے سٹاف کو کبھی دو دو اور کبھی تین تین اعزازیے دیئے جاتے ہیں؟" جناب سپیکر، یہ بڑی اچھی بات ہے کہ محکمہ خزانہ، منصوبہ بندی، گورنر سیکرٹریٹ یا گورنر ہاؤس کے سٹاف کو دو دو اعزازیے دیئے جاتے ہیں لیکن جناب سپیکر! اگر اس کے ساتھ ساتھ جس طرح صوبائی محکمہ جات ہیں، جس طرح محکمہ داخلہ، تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ وغیرہ وغیرہ، جو صوبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں مگر باوجود ان کی بار بار سفارشات کے محکمہ خزانہ اور دیگر حکام نے ان کی سمری پر کوئی نہ کوئی اعتراض لگا کر یا قانون کا سہارا لے کر یا اقتصادی کمزوری کا حوالہ دے کر ان کی فائل ٹوکری میں ڈالی جاتی ہے۔ جناب سپیکر! ایک ہی سیکرٹریٹ کے اندر، ایک ہی سیکرٹریٹ کی چار دیواری کے اندر جس طرح باقی جو چار یا پانچ محکموں کو دو دو اعزازیے دیئے جاتے ہیں، اگر اسی طرح جو باقی ہیں، جو میں نے نام لیے، تعلیم، صحت یا باقی جو محکمے ہیں، میں ان کی مخالفت نہیں کرتا ہوں جن کو دو دو اعزازیے دیئے جاتے ہیں لیکن باقی جو اسی سیکرٹریٹ کے اندر جو دن رات کام کرتے ہیں اور جو عید کی چھٹی بھی نہیں گزارتے ہیں، جو محرم کے دن بھی وہاں پر دفتر میں کام کرتے ہیں، جو چھٹی والے دن بھی کام کرتے ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ اگر ان کو بھی اس طرح دو اعزازیے، کیونکہ باقی چار محکموں کو تو مل رہے ہیں، ان کو Late sitting کے

نام۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، صالح محمد صاحب! شکریہ۔ یہ سپلیمنٹری؟ سپلیمنٹری، شاہ حسین، ماشاء اللہ سپلیمنٹری میں بڑے تیز ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی چھی لکہ دا خو پہ سمجھ کبھی راخی چھی محکمہ خزانہ اہلکارو ته يا د هغوى ستاف ته دوئ اعزازیه ورکوى خککه هغوى بحت تيارئ کبھی ډیر لوئې کردار دے، ډیر لوئې کار دے، هغوى تر ما بنامه پورې ماسختنه پورې ناست وی۔ محکمہ منصوبہ بندی هم تههیک ده خککه چھی د هغوى

ہم دیکھنے لوتھی کردار دے، پیر لوٹھی کار دے خو زہ نہ پوہیہم چہی گورنر
سیکرٹریٹ، گورنر ہاؤس، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ او د صوبائی وزراؤ دیکھنے
خویمہ دہ چہی ہغوی لہ ہم، دا چہی کوم دا خزانہ شوہ، منصوبہ بندی شوہ یا
صوبائی اسمبلی شوہ، دا ہم تھیک دہ خو دا درہی خلور چہی کوم دی، د دوی
دیکھنے خہ کردار دے چہی دوی لہ اعزازیہی ورکوی؟
جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ صالح محمد صاحب کے سوال کے دو حصے نہیں ہیں، بس ایک ہی
حصہ ہے۔ انہوں نے صرف پوچھا ہے کہ کس کو دے رہے ہیں، اس کو جواب دیا گیا ہے اور تفصیلات دی گئی
ہیں۔ ابھی شاہ حسین خان کا جو کسچن ہے، وہ ضمنی ہے، وہ Irrelevant اس لحاظ سے ہے، بہر حال ہم
چاہتے ہیں کہ تمام کو Compensate کریں لیکن جو کام کر رہے ہیں، جو ڈبل اس کے اوپر بوجھ ہے تو اس کو
دیا جا رہا ہے اور ایک سیکرٹریٹ کے اندر کافی سارے ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ صالح محمد صاحب کی میں توجہ اس
لئے مبذول کرانا چاہتا ہوں لیکن ہر ایک کے اپنے اپنے Portfolios ہیں، کام ہے، Job
descriptions ہیں، وہ اپنے کام کے، جو جٹ کے حوالے سے اور جو Round the clock کام
کر رہے ہیں، یہ ان کو دیئے جا رہے ہیں، آپ دعا کریں کہ صوبہ کے ساتھ اتنے وسائل آجائیں تو ہم ساروں
کو Compensate کر رہے ہیں اور ساروں کو Compensate کرنے کا ہم ایک ارادہ رکھتے ہیں لیکن فی
الحال یہ بہ امر مجبوری جو لوگ کام کر رہے ہیں، ان کو دیئے جا رہے ہیں اور اگر آپ نے ایک ایک کیس
Initiate کیا جو آپ کہہ رہے ہیں کہ بار بار توجہ، تو ایک بار آپ دوبارہ، گورنمنٹ اس پر سوچے گی، جہاں
تک ممکن ہو ہم Compensate کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: کونسیجین نمبر 2594، جناب صالح محمد صاحب۔

* 2594 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی غذائی ضروریات پوری کرنے کیلئے زندہ پولٹری گوشت کی روزانہ کی
بنیاد پر پنجاب سے سپلائی ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فراہم کردہ گوشت کی کسی بھی مرحلہ پر ڈاکٹر وغیرہ سے Certification ہوتی ہے کہ مذکورہ گوشت مضر صحت تو نہیں ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟
 جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ زندہ پولٹری صوبہ پنجاب سے ہمارے صوبے میں لائی جاتی ہے، البتہ مرغیوں کا خام گوشت نہیں لایا جاتا۔

(ب) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبہ پنجاب سے روزانہ کی بنیاد پر پولٹری صوبہ خیبر پختونخوا میں سپلائی کی جاتی ہے، یہ پولٹری زندہ حالت میں پولٹری فارموں سے صوبہ خیبر پختونخوا کی پولٹری مارکیٹوں میں سپلائی کی جاتی ہے۔ اس پولٹری کو چیک کرنے کیلئے محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ نے باقاعدہ انتظامات کئے ہوئے ہیں اور صوبے میں داخلے کے تمام راستوں پر چیک پوسٹیں بنائی ہوئی ہیں۔ ان میں متعین اہلکار مرغیوں میں مختلف قسم کی بیماریوں کا جانچ کرتے ہیں اور بیمار اور مردہ مرغیوں کو موقع پر تلف کرتے ہیں۔ صوبہ پنجاب سے ہمارے صوبے میں پولٹری کا خام گوشت نہیں لایا جاتا، البتہ مختلف قسم کی کمپنیاں 'پراسسڈ' پولٹری، مختلف قسم کی پیکنگ میں لایا کرتی ہیں جن کی چیکنگ محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ محکمہ ہذا کی چیک پوسٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خیبر آباد، ہری پور، صوابی، مردان، پشاور، دریاخان پل، خوشحال گڑھ۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! جو کوسچن ہے میرا لائیو سٹاک کے حوالے سے کہ پولٹری، زندہ پولٹری کا اس نے جواب تو دیا ہے، زندہ پولٹری تو ہمارے صوبے میں آرہی ہے لیکن اس میں گوشت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ یہ گوشت چونکہ بکتا ہے، آج بھی جناب سپیکر! اگر اس ایوان سے دو بندے چلے جائیں ہشتنگری، فقیر آباد، نوتھیہ، بورڈ بازار کا وزٹ کریں، اگر ٹنوں کے حساب سے نہیں تو نمونوں کے حساب سے وہاں پر یہ گوشت، فریز وہاں پر مل رہا ہے۔ تو اس کیلئے ایک تو پولٹری کے حوالے سے میں بات کروں گا، بہت بڑی انڈسٹری ہے پاکستان میں اور بالخصوص ہمارے صوبے میں، ہم پولٹری جو ہے ساری، زیادہ تر ہم پنجاب سے لارہے ہیں، اگر اس کیلئے کوئی اچھے سے اقدامات کئے جائیں کہ اگر پولٹری یہاں پر، لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی ملیں گے اور یہ انڈسٹری اگر مضبوط ہو جائے تو میری ایک یہ گزارش ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ

جو گوشت جو آرہا ہے، جو تین چار جگہوں میں اس کو ذرا کنٹرول کیا جائے کیونکہ بغیر سرٹیفیکیشن کے وہ آرہا ہے یہاں پر، تو یہ ایک گزارش ہے کہ اس کی۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! صالح محمد صاحب کا یہ کونسین واقعی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پنجاب سے اکثر جتنا بھی گوشت، اس سلسلے میں جو معاملات ہیں، وہ انتہائی حیران کن ہیں۔ اکثر وہاں سے جو گوشت سپلائی ہوتا ہے، اس میں خدشات ہوتے ہیں کہ وہ گوشت صحیح نہ ہو، تو اسی سلسلے میں ہماری حکومت صرف یہ ہے کہ زندہ پولٹری جو ہے، صوبہ پنجاب سے وہ زندہ مرغیوں کی شکل میں ادھر لاتی ہے اس صوبے میں، اور اس کیلئے باقاعدہ ایک طریقہ کار بنا ہوا ہے، چیک پوسٹس ہیں، چیک پوسٹوں میں باقاعدہ ان کو چیک کیا جاتا ہے، جو بھی بیمار مرغی ہو یا مردہ ہو، اس کو ادھر ہی تلف کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ خام مرغیوں کا گوشت ہم پنجاب سے سپلائی نہیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی نیکسٹ، 2598، میڈم معراج ہمایون۔

* 2598 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے کچھ غیر سرکاری فلاحی اداروں کی رجسٹریشن منسوخ کی ہے؛
(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو تفصیل فراہم کی جائے، مزید برآں رجسٹریشن کی تینسیخ اور چناؤ میں استعمال کیا گیا طریقہ کار تفصیل سے واضح کیا جائے؟

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) موجودہ حکومت کے اقتدار سنبھالنے تک بہت ساری تنظیمیں والنٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1961 کے تحت محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ رجسٹرڈ ہو چکی تھیں اور مزید رجسٹریشن تیزی سے جاری تھی۔ بعض شکایات موصول ہوئیں کہ بہت سی والنٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز کاغذات کی حد تک تھیں لیکن عملی طور پر انکا وجود نہیں تھا جسکے نتیجے میں مزید رجسٹریشن پر پابندی لگادی گئی جو بعد میں عوامی فلاح کو مد نظر رکھتے ہوئے ہٹادی گئی، تاہم محکمہ سماجی بہبود کے ضلعی افسران کو پہلے سے رجسٹرڈ تنظیموں کی چھان بین کی ہدایات جاری کی گئیں جن کی رپورٹس کی روشنی میں کل 4243 تنظیموں میں سے 1764 غیر فعال، جبکہ

670 فعال قرار دی گئیں اور مزید 1809 سماجی تنظیموں کی چھان بین جاری ہے۔ محکمہ سماجی بہبود نے مندرجہ ذیل تنظیموں کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے ان کے انتظامی ڈھانچے کو معطل کر دیا ہے:

1- ٹاؤن شپ ویلفیئر سوسائٹی غازی کوٹ ٹاؤن شپ مانسہرہ:
معطل ہونے کی وجوہات۔

۱- ٹاؤن شپ ویلفیئر سوسائٹی کے ممبران دو گروپوں میں تقسیم ہو گئے ہیں اور ہر ایک نے اپنا الگ الیکشن کمیشن کانوٹیفیکیشن جاری کیا۔

۲- دونوں گروپوں نے علیحدہ الیکشن لڑ کر اور ٹاؤن شپ ویلفیئر سوسائٹی غازی کوٹ مانسہرہ کے دو انتظامی ڈھانچے کانوٹیفیکیشن جاری کیا۔

۳- سوسائٹی کا ایک گروپ بھی رضامند نہیں ہے کہ کمیونٹی کے وسیع تر مفاد کی خاطر ایک ہی باڈی ہو جبکہ ہر گروپ والٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1961 کے تضاد میں چل رہا ہے۔

2- ہیلپنگ اینجل سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن پشاور:

۱- آرگنائزیشن پشاور میں رجسٹرڈ ہے اور رجسٹریشن اتھارٹی کی سابقہ منظوری کے بغیر چار سہ ماہی میں کام کر رہی ہے۔

۲- آرگنائزیشن غیر قانونی سرگرمیوں اور معصوم لوگوں سے اپنے دائرہ کار کے باہر مختلف ایجنٹس کے ذریعے غیر قانونی فنڈز جمع کروانے میں ملوث پائی گئی ہے۔

۳- آرگنائزیشن عوامی مفادات کے خلاف دستور سے ہٹ کر کام کرتے پائی گئی ہے۔

3- (باران) بیک آویرنس (Awareness and Rehabilitation) نیٹ ورک پشاور:

معطل ہونے کی وجوہات:

۱- آرگنائزیشن / این جی او اپنے دستور کے آرٹیکل 4 سب سیکشن K کے تحت تین سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی الیکشن کروانے میں ناکام رہی۔

۲۔ آرگنائزیشن / این جی اوپشاور میں رجسٹرڈ ہے اور رجسٹریشن اتھارٹی کی سابقہ منظوری حاصل کرنے کے بغیر بنوں ٹانک اور ڈی آئی خان میں کام کر رہی ہے۔

۳۔ آرگنائزیشن فنڈز کے استعمال میں خرد برد میں مرتکب پائی گئی جس کا کیس ابھی تک معزز سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے۔

مزید برآں صوبائی حکومت پر اوفشل کونسل آف سوشل ویلفیئر کے ذریعے ان تنظیموں کی مالی معاونت اور ان کو مستحکم کرنے کیلئے سالانہ گرانٹ ان ایڈ دیتی ہے، لہذا موجودہ حکومت نے ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کی ہیں جو مالی امداد کیلئے مستحق سماجی تنظیموں کو گرانٹ ان ایڈ دینے کی سفارش کرتی ہیں تاکہ حکومت کا پیسہ ضائع ہونے سے بچ سکے۔

(ب) رجسٹریشن کی تنسیخ اور چناؤ کا طریقہ کار والنٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) آرڈیننس 1961 اور والنٹری سوشل ویلفیئر ایجنسیز (رجسٹریشن اینڈ کنٹرول) رولز 1962 میں سیکشن 9، 10، 11، 11 کے تحت مفصل بیان کیا گیا ہے۔ (مجوزہ آرڈیننس کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ معراج ہالیون خان: دیرہ شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا سوال 2598 سوشل ویلفیئر ما کمرے وو، دیر وخت ئے اوشو د دے سوال او پہ دے دوران کبھی زما منسٹر صاحب سرہ ہم خبری شوہی دی او د پیار تمننت سرہ ہم خبری شوہی دی نو دا دا این جی او ز ہغہ چھان بین روان دے او ہغوی د چا چے دے ہغہ منسوخ دی او د چا ہغہ لا اوسہ پورے گوری او دغہ کیری۔ بس زما صرف د پیار تمننت تہ بہ ریکویسٹ وی چے دا دیکھنی لسٹ ئے چے کوم ورکیرے دے چے د چا منسوخ شوی دی او ہغوی بانڈے ایکشن ہم اخستے شوے دے نو دا لسٹ لبر نیمگرے دے نو دا بہ زہ د پیار تمننت نہ واخلم چے دیکھنی نورخہ دی؟ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، 2593، مفتی سید جانان صاحب۔

* 2593 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے شمالی وزیرستان کے متاثرین کے ساتھ مختلف مدات میں تعاون کیا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبائی حکومت نے متاثرین شمالی وزیرستان کے ساتھ جن جن مدات میں تعاون کیا ہے، اس کی تفصیل نیز جن جن افراد کو مالی امداد/اشیاء دی گئیں، ان کے نام و پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے شمالی وزیرستان کے 195798 خاندانوں کیلئے مندرجہ ذیل مدات میں تعاون فراہم کیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) نقد امداد بعنوان 'ایثار خیبر پختونخوا' برائے متاثرین شمالی وزیرستان، کے تحت ایک ارب 16 کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔

(2) صحت کی سہولیات کیلئے 14 کروڑ 46 لاکھ روپے جبکہ لائیو سٹاک کیلئے 10 کروڑ 40 لاکھ 50 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(3) 20 ملین روپے ضلعی حکومت کو ریلیف اقدامات کے طور پر جاری کئے گئے ہیں۔

(4) متاثرین میں 2000 ٹینٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔

(5) کوہاٹ، بنوں، ڈی آئی خان کے کالجوں میں شمالی وزیرستان کے طلباء کیلئے دس فی صد کوٹہ مختص کیا گیا ہے جبکہ پانچ فی صد کوٹہ پورے صوبے کے کالجوں میں مختص کیا گیا ہے۔

(6) ڈاکٹروں پر مشتمل میڈیکل ٹیمیں بھجوائی گئی ہیں جن میں ریسکیو 1122 نے بھی حصہ لیا ہے۔ ریلیف کے کاموں کو سرانجام دینے کیلئے ضلعی حکومت کو جزیئر اور گاڑیاں فراہم کی گئیں، تاہم تمام مالی امداد بشمول فوڈ آئٹم و نان فوڈ آئٹم ایف ڈی ایم اے فائنا سیکرٹریٹ نے تقسیم کئے ہیں، لہذا جن افراد کو یہ اشیاء تقسیم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل نام و پتہ وغیرہ سیکرٹریٹ کے ساتھ دستیاب ہیں۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا ایک اور دو تین، دا شپہر خیزونہ دی، دغہ کبھی جناب سپیکر صاحب! ایک ارب چالیس کروڑ چھیا سی لاکھ پچاس ہزار روپی ملاؤ شوہی دی۔ ما صرف دا غوبنتی دی چہی دا چا چا تہ ملاؤ دی، د دہی خہ تفصیل شتہ دے او کہ نشتہ دے؟ ما تفصیل غوبنتی دے، ہغہ تفصیل ما تہ دہی سوال کبھی نہ دے را کرے۔ زما دا گزارش دے جناب

سپیکر صاحب! تاسو گورئ مخکینې زلزلي راغلي دي، سيلابونه راغلي دي، هغې کينې مونږ سره بهر ملکونو امدادونه کړي دي خو د هغې هيڅ څه ريكارډ اکثر وختونو کينې موجود نه وي، ځنې ځايونو کينې متاثرينو ته کومې پيسې راغلي دي، زه بذات خود وایم چې دا پيسې دغه خلکو ته، نيم په نيمه پيسې نه دي ملاؤ۔ زما به دا گزارش وي چې د دې څومره تفصيل دے، دا ستينډنگ کمیټي ته اولبرئ چې هغه ځانې کينې ئے چا چا ته دا پيسې ورکړې دي چې د دې تفصيل زموږ مخې ته راشي، زما دا گزارش دے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزير قانون: جناب سپیکر صاحب! مفتی صاحب چې کوم کونسچن کړے دے، زما په نقطه نظر سره خود هغې تفصيلاً جواب حکومت ورکړے دے، انيس لاکه، ایک لاکه پچانوے هزار سات سواتهانوے خاندانو د پاره چې کوم امداد شوے دے، هغې کينې تفصيل چې کوم دے، هغه ډيټيل کينې ورکړے شوے دے۔ په ديکينې ایک ارب سوله کروړ روپئ ټوټل منظوري شوې دي۔ په ديکينې چوده کروړ چهيليس لاکه روپئ لائيو ستاک په ذريعه باندي او دس کروړ روپئ چې کوم دے دا نورې مختص شوې دي، بیس ملین ضلعی حکومت ريليف اقدامات جاری کړي دي او متاثرين کينې تقريباً 2000 ټينټ تقسیم شوي دي۔ کوهاټ، بنون، ډي آئي خان اور کالج شمالی وزيرستان طلباء کا پانچ فی صد کوټه مختص شوې ده او دې نه علاوه پانچ فی صد کوټه کينې پورا صوبې کينې کالجونو د پاره هم مختص ده۔ دا ټول تفصيل چې کوم دے په دې جواب کينې شته، زما خیال دا دے چې مفتی صاحب به دې سره اتفاق کوي او که بيا هم ده ته څه خدشات وي نو بالکل دے به مونږ کيبننوؤ او ډيپارټمنټ سره به کيبننو او ان شاء الله بيا هم که د ده تسلي نه وي نو دا کونسچن به بالکل مونږ ستينډنگ کمیټي ته واستوؤ د دوي د تسلي د پاره۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی سيد جانان: دا زما سوال که تاسو او گورئ کنه، اس کی تفصيل نیز جن جن افراد کومالی امداد اشیاء دي گئیں، ان کے نام اور پتوں کی مکمل تفصيل فراہم کیا جائے؟ دا ما غوبنتے دے، دا خو

صرف خیزونہ دی، جناب سپیکر صاحب! دا ایک ارب چالیس کروڑ روپیہ دی،
دا پہ خاندانوںو تقسیم دی خوزہ وایم چہی دا چا تہ ورکری دی؟ زما دا سوال
دے، ہغوی خوک دی، نومونہ ئے خہ دی، کومو خاندانوںو تہ؟----

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: تاسو خہ وایہی چہی ستینڈنگ کمیٹی تہ لیبرل پکار دی؟

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زہ دا وایم-----

جناب سپیکر: نہ، سادہ خبرہ کوؤ۔

مفتی سید جانان: اوؤ، ستینڈنگ کمیٹی تہ دلا رشی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، اوکے؟ چہی خوک دا وائی چہی دا ستینڈنگ کمیٹی تہ ور
شی، ہغوی د اووائی 'Yes'۔ خوک چہی وائی چہی نہ دخی، ہغوی د 'No'
اووائی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: 'Yes'، دا ستینڈنگ کمیٹی تہ ریفر شو۔ (مداخلت) تائم شارٹ وو
نوما وئیل چہی دا، 2599، سردار اورنگ زیب نلوٹھا صاحب۔

* 2599 _ سردار اورنگ زیب نلوٹھا: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت کے ماتحت واٹر مینجمنٹ میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنی آسامیوں پر تعیناتی عمل
میں لائی گئی ہے، تعینات شدہ افراد کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ ہذا میں
گزشتہ دو سالوں میں جن آسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعینات شدہ ملازمین کی فہرست

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	ریمارکس
1	حبیب اللہ	چوکیدار	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔

2	محمد طارق	جونیر سٹور کیپر	بی ایس 5	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
3	عاطف اللہ	چوکیدار	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
4	احمد علی	راڈمین	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
5	محمد ایوب خان	راڈمین	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
6	کامران محبوب	نائب قاصد	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
7	عرفان	نائب قاصد	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
8	واقف خان	نائب قاصد	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
9	محمد یونس	راڈمین	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
10	نسیم اللہ	راڈمین	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
11	مبین اسلام	ویہیکل ڈرائیور	بی ایس 4	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
12	فرمان اللہ	ویہیکل ڈرائیور	بی ایس 4	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔

13	یاسر عرفات	چوکیدار	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
14	رحیم علی	چوکیدار	بی ایس 1	میرٹ
15	ریاض محمد	نائب قاصد	بی ایس 1	میرٹ
16	عادل خان	راڈ مین	بی ایس 1	میرٹ
17	مقصودہ بی بی	راڈ مین	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
18	خانزادہ	ٹریکٹر کلینر	بی ایس 1	دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کے بچوں کیلئے مختص کوٹہ میں بھرتی کیا گیا۔
19	اعجاز حسین	چوکیدار	بی ایس 1	میرٹ
20	ساجد خان	میس بوئے	بی ایس	میرٹ
21	محمد عامر خان	کک	بی ایس 1	میرٹ
22	عبدالرحمان	چوکیدار	بی ایس 1	میرٹ

سردار اور گلزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں نے محکمہ زراعت کے ماتحت واٹر مینجمنٹ میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنی آسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے، تعینات شدہ افراد کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟ اس میں سر! جو تفصیل دی گئی ہے، وہ صرف مجھے کلاس فور، ڈرائیور، چوکیدار اور ان لوگوں کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ کیا گزشتہ دو سالوں میں اس محکمے میں کوئی افسران بھرتی نہیں ہوئے ہیں یا دیگر لوگ نہیں بھرتی ہوئے ہیں؟ ان کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سوال کا جواب مجھے نامکمل دیا گیا ہے اور اس میں حقیقت کو چھپایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب،

واٹر مینجمنٹ ایک ڈی جی صاحب، ایک جو نیر شخص کو ڈی جی لگا یا گیا ہے، کیا اس صوبے میں سینئر افسران اور قابل لوگوں کی کمی ہے، اس کا جواب مجھے دیا جائے؟
 جناب سپیکر: نہیں، آپ کا کونسچن کیا ہے، آپ کا کونسچن ہے اس کے حوالے سے؟ وہ تو دوسری بات ہے، وہ اس سے Related نہیں ہے۔ جی شاہ حسین، سپلیمنٹری ماشاء اللہ۔

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی چہی دوئی دا تقریباً خہ دہ بائیس کسانو لسٹ ور کرے دے نو پہ دیکھنہی خو دا بعضی کسان چہی دی، دا خوشہ سرے مہر دے او خوئی، دہغہ پہ خائی باندی ئے دہغہ خوئی بھرتی شوے دے، دا تھیک دہ خو بنکتہ دا چودہ نمبر دوئی لیکلی دی، چودہ، پندرہ، انیس او بائیس چہی دا مونہر پہ میرٹ باندی کری دی۔ آیا زہ د وزیر نہ دا تپوس کوم، وزیر صاحب نہ دا تپوس کوم چہی د چوکیدار د پارہ خہ میرٹ دے یا د نائب قاصد د پارہ خہ میرٹ وی، چہی دا دوئی وائی چہی دا مونہر پہ میرٹ بھرتی کری دی؟ زما ضمنی سوال دا دے چہی د کلاس فور د پارہ کوم میرٹ وی؟

جناب سپیکر: بس چہی صحت باندی تھیک وی او لاس او پبہی ئے کار کوی، دغہ میرٹ دے۔ (تھپے) جی لاء منسٹر صاحب، جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: بہتر خود او جی، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: زمونہر متعلقہ منسٹر صاحب شتہ ہم نہ، خو بھر حال Reply ما تہ ہم، چہی خنگہ دوئی تہ را غلی دہ، ہغہ Reply ما سرہ Available دہ او فرق دا دہ چہی دلته زمونہر سرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اردو میں بات کر لیں، اردو میں۔

وزیر قانون: میں بات کرتا ہوں، میں بات کرتا ہوں۔ سوری سوری، چونکہ شاہ حسین صاحب نے پشتو میں بات کی تو میں اس کو پشتو میں جواب دینے لگا۔ تو متعلقہ منسٹر صاحب آج موجود نہیں ہیں، پھر بھی جو رپورٹ آپ کو دی گئی ہے، تفصیل وہ میرے پاس بھی موجود ہے اور یہاں پہ صرف کلاس فور کے ملازمین کی تفصیل ہے جس میں میرے خیال میں جو بھی سرورٹ فوت شدہ ہیں، ان کے بچوں کو لیا گیا ہے اور اسکے علاوہ چار

پانچ لوگ ایسے ہیں کہ وہ میرٹ کی بنیاد پر لیے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اس پہ تسلی نہیں ہے تو آپ کو پھر بھی، تو اسکو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، نلوٹھا صاحب! کچھ گزارہ بھی کریں نا، نیکسٹ ان شاء اللہ پھر آپ، یا تو میں اس کو پینڈنگ رکھتا ہوں جو کنسرنڈ منسٹر آجائے، (مداخلت) بھیج دیں سٹینڈنگ کمیٹی میں؟ جو کہتے ہیں کہ نہ بھیج دیں؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! بہتر یہ ہے، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ کنسرنڈ منسٹر نہیں ہے، اگر انکے تحفظات ہیں تو وہ اسکے ساتھ بات کرے گا۔ اسکے باوجود بھی اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کرتے ہیں اس کو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! سٹینڈنگ کمیٹی میں، سٹینڈنگ کمیٹی میں، لاء منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب، انیسہ زیب۔ یہ انیسہ زیب تو Respond کریں گی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل (وزیر معدنیات): شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ مسئلہ صرف اس بات سے نہیں ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جائے تو اصل چیز یہ بھی ہے گورنمنٹ کی طرف سے اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے کہ مسئلہ حل ہونا چاہیے، تو اگر آپ کا مسئلہ، آج منسٹر موجود نہیں ہے کنسرنڈ تو اصل چیز تو یہ ہے کہ آپ کا یہ Matter جو ہے وہ حل ہونا چاہیے۔ اتنا نام دیں کہ اس کو وہ فی الحال پینڈنگ کریں، Next sitting میں اس مسئلے کو Take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

وزیر معدنیات: اور اگر نہ ہو تو پھر سٹینڈنگ کمیٹی تو موجود ہے۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کرتے ہیں، تو اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مسئلہ حل ہوا ہے میڈم مجھے بتادیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، ٹھیک ہے جی۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2543 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بجٹ دستاویزات کی چھپائی کیلئے فنڈ مختص کیا جاتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دستاویزات کی چھپائی گورنمنٹ پریسنگ پریس سے کی جاتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2015-16 بجٹ دستاویزات کی چھپائی گورنمنٹ پریسنگ پریس سے اگر نہیں کی گئی تو وجوہات بتائی جائیں، نیز اگر مذکورہ دستاویزات کی چھپائی باہر سے کی گئی ہے تو ان پراٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بجٹ دستاویزات کی چھپائی کیلئے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دستاویزات کی چھپائی گورنمنٹ پریسنگ پریس سے کی جاتی ہے۔

(ج) سال 2015-16 کی بجٹ دستاویزات کی چھپائی بھی گورنمنٹ پریسنگ پریس سے ہی کی گئی اور باہر سے کسی قسم کی چھپائی نہیں کی گئی۔

2556 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر امداد بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر بنوں کو قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات کے ازالہ کے لئے صوبائی حکومت نے فنڈ دیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈپٹی کمشنر بنوں کو کل کتنی رقم دی گئی ہے اور اس کو کن کن علاقوں میں کس کس مد میں خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈپٹی کمشنر بنوں کو سال 2014-15 کے لئے محکمہ امداد باہمی و آباد کاری نے 43,309,000 جاری کئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر بنوں سے موصول شدہ معلومات منسلک الف کے مطابق مندرجہ ذیل مد میں رقم خرچ کی گئی ہیں۔

بطور معاوضہ جانی نقصانات:

معاوضہ برائے اموات: 17,000,000-

معاوضہ برائے زخمی افراد: 600,000۔

بطور معاوضہ مکانات:

(1) مکمل تباہ شدہ 3,110,000۔

(2) جزوی تباہ شدہ 33,280,000۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں 18 تاریخ کی: جناب بخت بیدار صاحب، یاسین خلیل صاحب، ملک ریاض خان، راجہ فیصل الزمان، انور حیات خان، اعظم خان درانی، زاہد خان درانی، میڈم رقیہ حنا صاحبہ، سردار محمد فرید، جناب اکبر ایوب صاحب، عبدالکریم خان، مشتاق احمد غنی، ارشد علی عمر زئی، حاجی قلندر لودھی۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: 4 تاریخ کی، 4 تاریخ کی بھی ہم لانا چاہتے ہیں: یہ جناب سردار محمد ادریس صاحب، یہ 4 تاریخ کیلئے، 4 دسمبر کی ہے۔ میڈم معراج ہمایون، راجہ فیصل زمان، زاہد خان درانی، الحاج ابرار حسین، فضل حکیم خان، جمشید خان مہمند، افتخار مشوانی، محمد نیٹی، ملک ریاض، اعظم درانی۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: بڑی چھٹیاں دے رہے ہیں جی۔ اچھا، میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: میں ایک آپ کے سامنے ایک آج اناؤنٹمنٹ کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ڈپٹی سپیکر کے عہدے کے انتخابات کیلئے مورخہ 22 دسمبر 2015 بروز منگل دو بجے بعد از دوپہر مقرر ہے۔ کاغذات نامزدگی آپ کی میزوں پر رکھ دیئے گئے ہیں اور اعلامیہ بھی، ووٹ ڈالنے کا طریقہ کار بھی موجود ہے۔ پولنگ اسی روز بوقت دو بجے بعد از دوپہر اسمبلی ہال میں شروع ہوگی۔ کاغذات نامزدگی 21

دسمبر 2015 بروز پیر دفتری اوقات کار کے ختم ہونے سے پہلے یعنی شام چار بجے تک سیکرٹری صوبائی اسمبلی کے پاس جمع کئے جاسکتے ہیں اور کاغذات نامزدگی اسی دن رات گیارہ بجے تک واپس لیے جاسکتے ہیں۔ آپ لوگوں نے میج صحیح۔۔۔۔

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب!
جناب سپیکر: جی جی، یہ ایک منٹ میں یہ ایجنڈا ختم کرتا ہوں، اس کے بعد ہم بات کریں گے۔
Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move his-----

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! زما خبرہ واؤری جی، ڀیره اهمه خبره ده۔
جناب سپیکر: میں ایجنڈا پہلے کرتا ہوں، اس کے بعد ہم کرتے ہیں۔ عارف، عارف، ایم پی اے، پلیز کال اٹینشن نوٹس۔

جناب محمد عارف: شکریہ، سپیکر صاحب۔
جناب محمود جان: ما لہ تائم راکرہ، ڀیره Important خبره ده او که تاسو ما لہ موقع نه راکوئ نو مونر بیا دلته خه د پارہ راغلی یو؟

توجه دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: عارف! پلیز۔
جناب محمد عارف: جی، شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم اور عوامی مفاد کی نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ شہبدر ٹی ایچ کیو ہسپتال کے چند ڈاکٹرز اور دوسرا سٹاف ایک عرصے سے جنرل ڈیوٹی پر دوسرے ہسپتالوں میں کام کر رہے ہیں، کئی بار ڈی ایچ او، ڈی جی اور منسٹر کے نالچ میں لانے کے باوجود وہ لوگ حاضری نہیں دے رہے۔ میری گزارش ہے کہ اس اہم مسئلے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ کوئی خاطر خواہ حل نکل سکے۔

جناب سپیکر صاحب! زہ پہ ډی باره کښې یو دوہ درې خبرې کومه جی، یو خو دغه ځائې کښې چې دا کوم ډاکټران دی جی، زما ډی جی سره خبره اوشوه، سیکرٹری سره مې اوشوه، منسٹر صاحب سره مې هم خبره کړې وه او هغوی متعلقه ډی ایچ او ته وئیلی وو چې دوئ ته باقاعدہ شوکاز نوټسې ورکړئ، د دوئ خلاف ایکشن واخلي خو هغه هم هغه شان هغه کسان هم هغه

خائنی کبھی پخیلو ڊیو تو بانندی حاضری کوی، زمونر ہسپتال تہ بالکل نہ راخی۔ دویمہ خبرہ جی د دی سرہ زہ دا یو خائنی کوم، د ہسپتال مسئلہ دہ، زمونر د ہسپتال بارہ کبھی چھی کلہ ہم ما Complaint کیرے دے جی، ہغہ سنجیدہ نہ دے اخستے شوے۔ یو انچارج دے جی، د ورومبی ورخی نہ ناست دے چھی ہغہ بار بار چھی کوم دے، ما دا خبرہ ہر چا تہ وئیلی دہ چھی دا سرے چھی کوم دے، شوک ہم راولئی، زہ خپل کس نہ راولم، زما د ترہ خوئی، د ما ما خوئی خپلوان نہ راولم، ما لہ داسی کس را کیری چھی ہسپتال ما تہ تھیک کری۔ زہ خو پہ دغہ خائنی کبھی جی، دا زمونر یو واحد ہسپتال دے او دا داسی تحصیل دے چھی دا د چارسدی نہ الگ تھلگ دے، بل شہ ہسپتال نشتہ، نزدے خائنی نشتہ، د مازیگر نہ بعد خو جی ہلتہ ڊاکٹر د سرہ موجود نہ وی او دا چھی کوم دا کمیشن مافیا دہ، ہغہ سرگرم دہ۔

جناب سپیکر: شہرام خان! چونکہ نماز کیلئے، (مداخلت) بس نماز کا ٹائم ہے، بس شہرام خان! جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ، جناب سپیکر۔ عارف خان نے بات کی، بالکل انہوں نے جب رپورٹ کی اور بتایا کہ وہاں پر ڈاکٹر زغیر حاضر ہیں تو آئی ایم یو کی ٹیم ہم نے بھیجی اور وہاں پہ ہم نے وہاں کی پوری رپورٹ اٹھائی، اس پہ Already action in place ہے، ان شاء اللہ جو غیر حاضر رہے گا، اس کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کی جائے گی، Already چیف منسٹر کو جو سینیئر لیول کے لوگ ہیں، ان کے پاس سمری چلی گئی ہے اور جو نیئر لیول کے جو Concerned DHO کے لیول پہ یا ڈی جی کے لیول پہ جس جس لیول پہ جو ایکشن لینا ہے، وہ Already in place ہے، پھر بھی ان کی تسلی کیلئے میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، عارف خان کے ساتھ اور ساتھ میں نے آج سیکرٹری سے بھی بات کی ہے کیونکہ صبح بھی ان سے یہی بات ہوئی تھی، تو ان شاء اللہ جو ان کے Concerns ہیں، ان کو ایڈریس کیا جائے گا۔ فلور آف دی ہاؤس پہ ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ جنرل ڈیوٹی پورے صوبے میں ہم نے کینسل کی ہے جی، جو ڈی ایچ او ڈاکٹر اس پر عمل نہیں کرے گا، اس کے خلاف ہم سخت سے سخت قانونی کارروائی کریں گے کیونکہ اگر جنرل ڈیوٹی بند ہے جس کو جہاں پہ ہونا چاہیے، وہ ادھر ہی ہو گا اور اسی وجہ سے ہم باقی

ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکس کی ہائرنگ کا پراسیس بھی شروع ہے تاکہ پورے ہسپتالوں میں پورا اسٹاف Available ہو، ان شاء اللہ جی۔

جناب سپیکر: چائے اور نماز کیلئے بریک ہے، پندرہ منٹ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہیں تھا)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, Monday, 21st December, 2015.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 21 دسمبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)